

جناب خواجہ عبدالحمید صاحب

تاریخ قادیان

(۲)

قادیان کی سیاسی پوزیشن؛

قادیان پٹالہ شہر سے جانب شرق ایک معمولی قصبہ تھا جس پر پٹالہ سے کچی سڑک پر ٹانگہ جات کے ذریعہ آمد و رفت تھی۔ ۱۹۲۹ء میں اس کو ریل کے ذریعہ پٹالہ سے ملا یا گیا تھا۔ جب سے منشی غلام احمد نے قادیان میں دعویٰ نبوت کیا، تب سے قادیان کی بدنامی ہوئی۔ مرزائیوں کی چونکہ اکثریت ہو گئی تھی، اس کی وجہ یہ تھی کہ قادیان سے باہر کے مرزائی وہاں خصوصی طور پر آباد ہو گئے تھے، جو مختلف علاقوں سے آکر یہاں بس گئے تھے۔ اور بڑی جلد و جہد کے بعد ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے مطابق جو سال ٹاؤن کمیٹی کے ذریعہ جس کا صدر اور سیکرٹری مرزا کی تھے) کو والی گئی تو سات ہزار ۸۰۰ کے قریب تھی۔

پنجاب میونسپل ایکٹ ۱۹۱۱ء کی رو سے جس قصبہ کی آبادی دس ہزار سے زائد ہو، وہاں میونسپل کمیٹی بن سکتی تھی۔ دس ہزار سے کم کی آبادی ٹاؤن کمیٹی یا سال ٹاؤن کمیٹی قائم ہو سکتی تھی۔

قادیان کمیٹی کے کل چھ وارڈ تھے۔ جس میں ۵ مرزائی ممبر بذریعہ انتخاب، ایک

ہندو ممبر بذریعہ انتخاب، ایک سکھ ممبر بذریعہ نامزدگی ہوتا تھا۔

منتخب ممبر: ۶

نامزد: ۱

کل تعداد: ۷

مسلمان ممبر کو مرزا کی کامیاب نہیں ہونے دیتے تھے۔ حالانکہ وارڈ نمبر ۶ اور ۷ میں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ قادیان کے مسلمانوں کی تعداد تقریباً ڈھائی ہزار کے قریب تھی۔ مگر وارڈوں کی تقسیم اس طرح کی گئی تھی کہ کوئی مسلمان کامیاب نہ ہو سکے۔ لیکن اس کے باوجود اگر کوئی امکان بھی ہوتا تو مرزا کی اپنی مختلف چال بازیوں اور سیاسی چال کیوں کے ذریعہ اور انگریزی حکومت میں اثر و رسوخ کی وجہ سے مسلمان ممبر کو کامیاب نہیں ہونے دیتے تھے۔

قادیان کی مسجد اقصیٰ:

مرزائیوں کی قادیان میں تقریباً دس بارہ مساجد تھیں۔ جن میں ”مسجد اقصیٰ“ اور مسجد مبارک کو مرزا کی لوگ زیادہ اہمیت دیتے تھے۔ باقی مسجدیں دور دور محلوں میں تھیں۔ مسجد اقصیٰ تو مسلمانوں کی دلا زاری کے لئے نام رکھا گیا تھا۔ جس میں منارہ بھی بعد میں منوایا تھا۔ جب کہ مرزا غلام احمد مرچکا تھا۔ اس منارہ کا نام منارۃ المسیح رکھا گیا تھا کہ مسیح نے اس منارہ پر نازل ہونا تھا، وہ مسیح جو منارہ بننے سے قبل ہی مرچکا تھا، منارہ بعد میں نیتا رہا۔ حالات کی یہ ترتیب آج تک ہماری سمجھ میں نہیں آسکی۔

بہی حال مرزائیوں کے مسجد اقصیٰ کے متعلق نہایت دلا زار پرور پگنڈہ کا تھا کہ حضور نبی اکرم معراج شریف کے وقت قادیان تشریف لائے اور مسجد کو تقدس بخشا، حالانکہ آج سے تیرہ سو سال قبل قادیان آباد بھی نہیں ہوا تھا۔ . . . اعوذ باللہ من ہذا الہفوات! مسجد اقصیٰ کا نام پہلے بڑی مسجد تھا۔ بعد میں مسجد اقصیٰ مرزائیوں نے رکھا،

یہ مسجد ابتدائی طور پر منشی غلام احمد کے جوہر بنی ہوئی تھی۔ پہلے مسلمانوں کی امداد سے بنی تھی ورنہ ہندو اس مسجد کو بننے نہیں دیتے تھے۔ کشمیری اور اراکین مسلمانوں نے

رہا ہوا آباد تھے، اس سلسلہ میں لٹھ کی امداد بھی کی تھی۔

مسجد اقصیٰ سے تقریباً ۲۰ گز کے فاصلہ پر ہندوؤں کا چوک میں مندر تھا۔ اور انکا کنواں تھا۔ اس مندر میں ہندوؤں نے بہت بڑا بت رکھا ہوا تھا اور عمارت کے بیرونی حصوں میں بھی بتوں کی شکلیں بنی ہوئی تھیں۔

قادیان میں بتوں کی پوجا

اس چوک کے مندر کا ہنت پنڈت لچھو رام تھا، جو صبح شام اس مندر میں سنگھ بجاتا تھا اور صبح سورج چڑھے بتوں پر پانی ڈال کر ان کو نہلاتا تھا۔

ہندوؤں کا دوسرا مندر چھوٹے بازار کے آئیر سپر ڈاکھانہ کے درے واقع تھا۔ اس میں بھی ہندوؤں کے بڑے بڑے بت تھے اور رات دن گھڑیاں بجاکر اور سنگھ بجا کر اس کی پوجا ہوتی تھی۔

یہ بت پرستی اور سنگھ کا بچنا، منشی غلام احمد کے دعویٰ کرشن کا بطلان تھا۔ منشی غلام احمد نے دعویٰ کیا تھا کہ:

”میں بیس برسوں سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کو دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہو گئی ہے جیسا کہ ابن عربیم کے رنگ میں ہوں، ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں، جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا، یا یوں کہنا چاہیے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی (کرشن) ہوں۔“
(کتاب لیکچر سیا لکھوٹ ۲، نومبر ۱۹۶۲ء، مصنفہ غلام احمد)

”ملاک ہند میں کرشن نام ایک ہی گزرا ہے، جس کو ”ادر گوپال“ بھی کہتے ہیں یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا۔۔۔۔۔ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے، ”آریوں کا بادشاہ!“

اس کے ساتھ ہی منشی غلام احمد کے اس دعویٰ کو بھی نگاہ میں رکھئے :
 ”مسیح آگیا ہے ، اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ زمین پر نہ راجندر
 پوجا جائیگا ، نہ کرشن ، نہ عیسیٰ علیہ السلام !“
 (شہادت القرآن ص ۵۸ ، مصنفہ غلام احمد)

مسیح کا نزول :

”اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا میں پھیل
 جائے گا اور مآلی باطلہ ہلاک ہو جائیں گے اور راست بازی ترقی کرے گی۔“
 (ایام الصلح ص ۱۳۶ ، مصنفہ منشی غلام احمد متنبی قادیان)

دنیا میں تو کیا ، خاص قادیان میں منشی غلام احمد کے دعاوی باطلہ نبوت ، مسیح ،
 کرشن وغیرہ وغیرہ کے بعد بت پرستی ، شرک کی ترقی ہوئی ، بڑے بازار میں آریہ سماج
 نے مندر بنایا اور بڑے بازار کے چوک میں گورداس مل برہمن نے مندر بنایا۔ جہاں
 یو۔ پی کے لوگ ۔ ملائی کی برف ، بناتے اور فروخت کرتے ۔

مرزائیوں کے ٹی ۔ آئی ۔ ہائی سکول کے مقابلہ میں ہندوؤں نے ڈی ۔ اے ۔
 وی ہائی سکول بنایا اور اڈا خانہ میں آریہ سماج مندر ڈاکٹر جگن ناتھ کے ہسپتال
 کے ساتھ بنوایا اور منارہ کے مقابلہ پر پنڈت لچورام نے جو مندر کا پوجاری تھا ،
 ہ منزلہ دکان بنائی جہاں ان کے پرچارک آکر ٹھہر کرتے ۔

سکھوں کے گردوارے :

مسجد مبارک کے قریب قصر خلافت کے ساتھ ڈاکٹر گورنمنٹ سنگھ کا مکان مندر
 تھا اور اس مکان کے ساتھ سکھوں کا گردوارہ تھا جہاں ہر روز رات کو سکھوں کا گھنڈ
 پاٹھ ہوتا ۔ اور سکھ جمع ہو کر ڈھولکی اور پھینے کے ساتھ اپنے شہد پڑھتے ۔
 سکھوں کا دوسرا گردوارہ ، چھوٹے بازار کے اختتام پر ہندوؤں کے مندر کے ساتھ
 تھا ۔ یہ گردوارہ رام گروں کا تھا اور اس کے چلے ہوتے اور

ساتھ ہی آریہ سماج والوں کے جلسے ہوتے۔

رب قادیان (RUB-E-ADIAN) دامیلہ؟

پنڈت کنج لعل برہمچاری شرمانڈکا مکان قصر خلافت رمنشی غلام احمد، مصنوعی کرشن (جس میں منشی غلام احمد کا بیٹا محمود احمد خلیفہ و بشیر احمد، ایم۔ اے الگ الگ رہائش رکھتے تھے۔ اس کا نام قصر خلافت تھا۔ اس کے ملحقہ مکان پنڈت کنج لعل عرف رب قادیان کا مکان تھا۔

یہ رب قادیان ہر سال اپنا میلہ کروانا تھا اور مصنوعی کرشن کی دھجیاں اڑاتا تھا۔ مرزائی لوگ اس کو رب قادیان (RUB-E-ADIAN) یعنی قادیان کی رب (برادگندی) کہتے اور وہ منشی غلام احمد کا نام "لونڈرو" رکھتا تھا۔ رب قادیان کہتا تھا کہ منشی غلام احمد کرشن قادیانی کا الہام ہے کہ:

۱۔ "رب لنگڑا تا ہوا آیا"

۲۔ "وہ منارہ کے شرقی جانب ہوگا"

چنانچہ میں ایک ٹانگ سے لنگڑا ہوں اور

میرا مکان منارہ کے ملحقہ مشرقی جانب ہے۔

علاوہ ازیں کرشن ہندو تھا اور میں بھی ہندو ہوں۔

لہذا منشی غلام احمد جھوٹا کرشن ہے جو ہندوئیل کا اوتار بنتا ہے۔

مجھے رب العالمین کی طرف سے رب قادیان ہونے کا الہام و دعویٰ ہے،

میں رب العالمین نہیں ہوں۔

پونڈرو، ہندوؤں کا خاص دیوتا تھا، جسے اپنی دم کے ساتھ لٹکا کر آگ لگائی تھی ہندو قوم اس کو اچھا نہیں سمجھتی۔ رب قادیان کا کہنا تھا کہ مرزا غلام احمد "کرشن" کے نام پر ہندوئیل مسلمانوں میں آگ کی دشمنی بھڑکا رہا ہے تاکہ ہندو اس جھوٹے کرشن کی دشمنی میں مسلمانوں کے پیغمبر صلیبی کی شان میں گستاخی کریں اور ہندو مسلم میں نفرت بڑھے ایک دوسرے کے گھروں کو آگ لگائی جائے اور قتل و غارت بڑھے۔ مجھے پریشور کے اس وصالی پیدا کرنے کیلئے رب قادیان "ہونے" اور قتل و غارت بڑھے۔